سازش ہی ہو۔

اور یہی وہ اصل بنیاد ہے جس پر اس سازشی نظام کی تشکیل ہوتی ہے جس کے نتیجہ میں یزید ایسا شخص برسر اقتدار آیا اور جس کے خلاف امام حسینؑ کو یہ تاریخی قربانی پیش کرنا پڑی۔

یہ مقالہ پہلے مجلہ 'پیام اسلام' لکھنؤ محرم نمبر ۱۳۸۴ھ میں شائع ہونے کے بعد امامیہ مشن لکھنؤ کے سلسلہ اشاعت نمبر ۴۵۴ کے طور پر رسالہ کی صورت محرم ۱۳۸۵ھ (۱۹۶۵ء) میں شائع ہوا۔



نوحہ

سید رئیس حسین نقوی عاصیؔ جائسی

تشنہ کاموں کی یاد آئی ہے — آنکھ اشکوں سے ڈبڈبائی ہے
کربلا اپنی ہے نگاہوں میں — منزلت جس نے حق سے پائی ہے
جس جگہ ہُو کا تھا کبھی عالم — حق نے جنت وہیں سجائی ہے
آفتوں کا تھا جس جگہ پہ نزول — اب وہیں لطفِ کبریائی ہے
روز لگتا ہے شاہ کا دربار — درِ سرورؑ ہے اور خدائی ہے
کیوں نہ ہو اُس کی بارگاہ ہے یہ — دے کے جاں جس نے زیست پائی ہے
راہِ حق میں لُٹا کے گھر جس نے — بگڑی اسلام کی بنائی ہے
واہ رے عزمِ کامیابِ حسینؑ — معترف تیری اک خدائی ہے
جان دی، کی نہ بیعتِ فاسق — ضرب دشمن پہ کیا لگائی ہے
مرحبا، ناخدائے کشتیٔ دیں — تو نے کیا مر کے فتح پائی ہے
صبر و ایثار تیرا حصہ تھا — تو نے لاشِ پسر اٹھائی ہے
تو نے اصغرؑ کے دفن کرنے کو — قبر چھوٹی سی اک بنائی ہے
تیری وہ آہ آخری رخصت — کیا قیامت حرم میں لائی ہے
تیری تنہائی پر فدا جانیں — نہ تو بیٹا نہ کوئی بھائی ہے
ہر بلا سر پہ لے لی امت کی — کس میں یہ شانِ رہنمائی ہے
غم سے دیجے شہا نجات اسے — عاصیؔ اک آپ کا فدائی ہے

